اس کو غیر اسلامی اور ناجائز سمجھتے ہیں اور اس میں ان کے اور ہمارے درمیان اتفاق ہے، اس صورت میں ان لوگوں کی طرف سے جو بنک کے سود کو جائز کہتے ہیں ہم دونوں پر بعینہٖ وہی اعتراض کیا جاتا ہے جو عبارت مذکورہ میں اکرم صاحب نے مجھ پر کیا ہے یعنی اس صورت کو ناجائز کہنا، انسانیت کو مفید کاموں سے محروم کرنا اور نقصان پہنچانا نیز شریعت کا قافیہ تنگ کرنا ہے، جہاں تک مضاربت کا تعلق ہے میں اسے حرام نہیں بلکہ جائز مع الکراہیت سمجھتا ہوں جس کے مفصل دلائل میں نے اپنے مضاربت والے مضمون میں پیش کئے ہیں، لیکن صریح سود کے متبادل خصوصاً موجودہ ذہنی و خارجی حالات میں مضاربت کی بنیاد پر کاروبار چلانا ضروری گردانتا ہوں بشرطیکہ اس کی جو شرعی حقیقت و ماہیت ہے وہ قائم و محفوظ رہے، لیکن یہ ناقابل انکار واقعہ ہے کہ موجودہ نظام بنکاری میں اسے فٹ کرنے سے اس کی شرعی حقیقت و ماہیت قائم و محفوظ نہیں رہتی بلکہ بنیادی طور پہ بدل جاتی اور اس کی جو قابل عمل شکل بنتی ہے وہ ہر لحاظ سے ربٰو کی شکل ہوتی ہے اور جس قباحت و برائی کی وجہ سے ربٰو کو اسلام نے حرام ٹھہرایا ہے وہ مضاربت کی اس مسخ شدہ شکل میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ رہا معاملۂ شرکت جو اسلام کی رُو سے قطعی جائز اور بلا کسی کراہت کے درست معاملہ ہے اور آج بڑے پیمانہ کے معاشی کاروبار اس کی بنیاد پر بخوبی چلائے جاسکتے ہیں تو اس کی وہ حقیقت و ماہیت جس کے پیشِ نظر اسلام نے اسے جائز قرار دیا ہے دو چیزوں سے مرکب ہے: ایک ہر شریکِ معاملہ کا مال ہنر اور اعتبار، اور دوم ہر شریک کا تجارتی و صنعتی کام و عمل، لہٰذا جس معاملے میں ان دو چیزوں میں سے ایک موجود نہ ہو وہ شرعاً شرکت کا معاملہ نہیں ہوسکتا اور اس کا شرعی حکم وہ نہیں ہوگا جو شرکت کے معاملہ کے لئے ہے، کسی عظیم منفعت و مصلحت کی خاطر کسی شرعی لفظ کی شرعی حقیقت کو ہرگز نہیں بدلا جاسکتا، پھر جبکہ وہ منفعت و مصلحت محض مادی و دنیوی اور صرف ان لوگوں کی ہو جو سرمایہ کاری کی صلاحیت رکھتے ہیں، اسلام میں جس نفعت اور مصلحت کا اعتبار ہے اور جس کو اس نے اپنی تعلیمات میں پوری طرح ملحوظ رکھا ہے وہ مادی و روحانی اور دنیوی و آخروی دونوں قسم کی مصلحت و منفعت ہے۔ نیز تمام انسانوں یا عظیم اکثریت کی منفعت و مصلحت ہے۔ علاوہ ازیں اگر اس منطق کو صحیح مان لیا جائے کہ کسی بڑی منفعت و مصلحت کی خاطر شرعی الفاظ کی معنوی حقیقت میں ایسا ردّ و بدل کیا جاسکتا ہے جو اس منفعت سے مطابقت رکھتا ہو تو پھر ربٰو کی اس تعبیر اور تعریف کو صحیح ماننا پڑے گا جو موجودہ نظام بنکاری اور اس کے سود کو جائز قرار دینے کے لئے بعض حضرات پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اس نظام کے ساتھ عظیم منفعت وابستہ اور اس سے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے حالانکہ اکرم صاحب موصوف اس کو صحیح نہیں مانتے جیسا کہ ان کی عبارتِ مذکورہ کے اس ٹکڑے سے ظاہر ہوتا ہے: "یہ صحیح ہے کہ ان کمپنیوں پر شریعت نے سود کو حرام قرار دیا ہے ..." عبارتِ مذکورہ سے آگے پورے ایک صفحے پر جناب اکرم خاں صاحب نے جو تحریر فرمایا

© rasailojaraid.com